سورہ نمبر
(۸)

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ انفال مدنی ہے۔ اس میں ۷۵ آیتیں ہیں اور ۱۰ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا

اے محبوب تم سے غنیمتوں کو پوچھتے ہیں ف۲ تم فرماؤ غنیمتوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں ف۳ تو اللہ سے ڈرو

اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ

ف۴ اور اپنے آپس میں میل رکھو اور اللہ اور رسول کا حکم مانو اگر

مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ

ایمان رکھتے ہو ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کیا جائے ف۵

قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ

اُن کے دل ڈر جائیں اور جب اُن پر اُس کی آیتیں پڑھی جائیں اُنکا ایمان ترقی پائے اور اپنے رب ہی پر

يَتَوَكَّلُوْنَ ۝۲ۚۖ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳ؕ

بھروسا کریں ف۶ وہ جو نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ

یہی سچے مسلمان ہیں انکے لیے درجے ہیں ان کے رب کے پاس ف۷ اور بخشش ہے

وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝۴ۚ كَمَاۤ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۪ وَ

اور عزت کی روزی ف۸ جسطرح اے محبوب تمہیں تمہارے رب نے تمہارے گھر سے حق کیساتھ برآمد کیا ف۹

اِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۝۵ۙ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ

اور بیشک مسلمانوں کا ایک گروہ اس پر ناخوش تھا ف۱۰ سچی بات میں تم سے جھگڑتے تھے ف۱۱

بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝۶ؕ

بعد اس کے کہ ظاہر ہوچکی ف۱۲ گویا وہ آنکھوں دیکھی موت کی طرف ہانکے جاتے ہیں ف۱۳

وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ

اور یاد کرو جب اللہ نے تمہیں وعدہ دیا تھا کہ ان دونوں گروہوں ف۱۴ میں ایک تمہارے لیے ہے اور تم یہ چاہتے تھے

منزل ۲

ف۱ یہ سورت مدنی ہے بجز سات آیتوں کے جو مکہ مکرمہ میں نازل ہوئیں اور وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ سے شروع ہوتی ہیں اس میں پچھتر آیتیں اور ایک ہزار پچھتر کلمے اور پانچ ہزار اَسّی حروف ہیں ف۲ شانِ نزول حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اُنھوں نے فرمایا کہ یہ آیت ہم اہلِ بدر کے حق میں نازل ہوئی جب غنیمت کے معاملہ میں ہمارے درمیان اختلاف پیدا ہوا اور بدمزگی کی نوبت آگئی تو اللہ تعالیٰ نے معاملہ ہمارے ہاتھ سے نکال کر اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیا آپ نے وہ مال برابر تقسیم کر دیا ف۳ جیسے چاہیں تقسیم فرمائیں ف۴ اور باہم اختلاف نہ کرو ف۵ تو اُس کے عظمت و جلال سے ف۶ اور اپنے تمام کاموں کو اُس کے سپرد کر دیں ف۷ بقدر اُنکے اعمال کے کیونکہ مومنین کے احوال ان اوصاف میں متفاوت ہیں اس لئے اُن کے مراتب بھی جداگانہ ہیں ف۸ جو ہمیشہ اکرام و تعظیم کے ساتھ بے محنت و مشقت عطا کیجائے ف۹ یعنی مدینہ طیبہ سے بدر کی طرف ف۱۰ کیونکہ وہ دیکھ رہے تھے کہ اُن کی تعداد کم ہے ہتھیار تھوڑے ہیں دشمن کی تعداد بھی زیادہ ہے اور وہ اسلحہ وغیرہ کا بڑا سامان رکھتا ہے مختصر واقعہ یہ ہے کہ ابوسفیان کے ملک شام سے ایک قافلہ کے ساتھ آنے کی خبر پاکر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کیساتھ اُنکے مقابلہ کے لیے روانہ ہوئے مکہ مکرمہ سے ابوجہل قریش کا ایک لشکر گراں لیکر قافلہ کی امداد کے لیے روانہ ہوا ابوسفیان تو رستہ سے کترا کر مع اپنے قافلہ کے ساحل بحر کی راہ چل پڑے اور ابوجہل سے اُس کے رفیقوں نے کہا کہ قافلہ تو بچ گیا اب مکہ مکرمہ واپس چل تو اُس نے انکار کر دیا اور وہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے کے قصد سے بدر کی طرف چل پڑا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کفار کے دونوں گروہوں میں سے ایک پر مسلمانوں کو فتح مند کرے گا خواہ قافلہ ہو یا قریش کا لشکر صحابہ نے اس میں موافقت کی مگر بعض کو یہ عذر رہا کہ ہم اس تیاری سے نہیں چلے تھے اور نہ ہماری تعداد اتنی ہے نہ ہمارے پاس کافی سامان اسلحہ ہے یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گراں گزرا اور حضور نے فرمایا کہ قافلہ تو ساحل کی طرف نکل گیا اور ابوجہل سامنے آرہا ہے اس پر ان لوگوں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم قافلے ہی کا تعاقب کیجیے اور لشکرِ دشمن کو چھوڑ دیجیے یہ بات ناگوارِ خاطرِ اقدس ہوئی تو حضرت صدیق اکبر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کھڑے ہو کر اپنے اخلاص و فرمانبرداری اور رضا جوئی و جاں نثاری کا اظہار کیا اور بڑی قوت و استحکام کے ساتھ عرض کی کہ وہ کسی طرح مرضی مبارک کے خلاف سستی کرنے والے نہیں ہیں پھر اور صحابہ نے بھی عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو جو امر فرمایا اس کے مطابق تشریف لیچلیں ہم ساتھ ہیں کبھی تخلف نہ کرینگے ہم آپ پر ایمان لائے ہم نے آپ کی تصدیق کی ہم نے آپ کی اتباع کے عہد کیے ہمیں آپ کی اتباع میں سمندر کے اندر کود جانے سے بھی عذر نہیں ہے حضور نے فرمایا چلو اللہ کی برکت پر بھروسا کرو اُس نے مجھے وعدہ دیا ہے میں تمہیں بشارت دیتا ہوں مجھے دشمنوں کے گرنے کی جگہ نظر آرہی ہے اور حضور نے کفار کے مرنے اور گرنے کی جگہ نام بنام بتادی اور ایک ایک کی جگہ پر نشانات لگادیے اور یہ معجزہ دیکھا گیا کہ ان میں سے جو مر کر گرا اسی نشان پر گرا اس سے خطا نہ کی ف۱۱ اور کہتے تھے کہ ہمیں لشکرِ قریش کا حال ہی معلوم نہ تھا کہ ہم اُن کے مقابلہ کی تیاری کر کے چلتے ف۱۲ یہ بات کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ کرتے ہیں حکم الٰہی سے کرتے ہیں اور آپ نے اعلان فرما دیا ہے کہ مسلمانوں کو غیبی مدد پہونچے گی ف۱۳ یعنی قریش سے مقابلہ اُنھیں ایسا مہیب معلوم ہوتا ہے ف۱۴ یعنی ابوسفیان کے قافلے اور ابوجہل کے لشکر۔

اَنَّ غَیْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَ یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ
کہ تمھیں وہ ملے جس میں کانٹے کا کھٹکا نہیں ف۱ اور اللہ یہ چاہتا تھا کہ اپنے کلام سے
بِكَلِمٰتِهٖ وَ یَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷﴾ لِیُحِقَّ الْحَقَّ وَ یُبْطِلَ
سچ کو سچ کر دکھائے ف۲ اور کافروں کی جڑ کاٹ دے ف۳ کہ سچ کو سچ کرے اور جھوٹ کو
الْبَاطِلَ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸﴾ اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّكُمْ
جھوٹا ف۴ پڑے برا مانیں مجرم جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے
فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّیْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ مُرْدِفِیْنَ ﴿۹﴾
ف۵ تو اُس نے تمھاری سن لی کہ میں تمھیں مدد دینے والا ہوں ہزار فرشتوں کی قطار سے ف۶
وَ مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَ لِتَطْمَىٕنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَ
اور یہ تو اللہ نے کیا مگر تمہاری خوشی کو اور اس لیے کہ تمہارے دل چین پائیں اور
مَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۱۰﴾ اِذْ
مدد نہیں مگر اللہ کی طرف سے ف۷ بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے جب
یُغَشِّیْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَ یُنَزِّلُ عَلَیْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ
اُس نے تمھیں اونگھ سے گھیر دیا تو اُسکی طرف سے چین تھی ف۸ اور آسمان سے تم پر پانی اُتارا
مَآءً لِّیُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَ یُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّیْطٰنِ وَ
کہ تمھیں اُس سے ستھرا کر دے اور شیطان کی ناپاکی تم سے دور فرمادے اور
لِیَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ یُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾ اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ
تمہارے دلوں کو ڈھارس بندھائے اور اس سے تمہارے قدم جمادے ف۹ جب اے محبوب تمہارا رب
اِلَى الْمَلٰٓىٕكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِیْ فِیْ
فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مسلمانوں کو ثابت رکھو ف۱۰ عنقریب
قُلُوْبِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ
میں کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈالونگا تو کافروں کی گردنوں سے اوپر مارو
وَ اضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿۱۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَ
اور اُنکی ایک ایک پور پر ضرب لگاؤ ف۱۱ یہ اس لیے کہ اُنھوں نے اللہ اور

منزل ۲

ع ۱۵/۱۰

ف۱ یعنی ابوسفیان کا قافلہ ف۲ دین حق کو غلبہ دے اسکو بلند و بالا کرے ف۳ اور انھیں اسطرح ہلاک کرے کہ اُنمیں سے کوئی باقی نہ بچے ف۴ یعنی اسلام کو ظہور و ثبات عطا فرمائے اور کفر کو مٹائے ف۵ شانِ نزول مسلم شریف کی حدیث ہے روزِ بدر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کو ملاحظہ فرمایا کہ ہزار ہیں اور آپکے اصحاب تین سو دس سے کچھ زیادہ تو حضور قبلے کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے مبارک ہاتھ پھیلا کر اپنے رب سے یہ دعا کرنے لگے یارب جو تونے مجھے وعدہ فرمایا ہے پورا کر یارب جو تونے مجھے وعدہ کیا عنایت فرما یارب اگر تو اہل اسلام کی اس جماعت کو ہلاک کر دے تو زمین میں تیری پرستش نہ ہوگی اسی طرح حضور دعا کرتے رہے یہانتک کہ دوش مبارک سے چادر شریف اتر گئی تو حضرت ابوبکر حاضر ہوئے اور چادر مبارک دوش اقدس پر ڈالی اور عرض کیا یا نبی اللہ آپ کی مناجات اپنے رب کیساتھ کافی ہوگئی وہ بہت جلد اپنا وعدہ پورا فرمائے گا اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی ف۶ چنانچہ اول ہزار فرشتے آئے پھر تین ہزار پھر پانچ ہزار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مسلمان اس روز کافروں کا تعاقب کرتے تھے اور کافر مسلمان کے آگے آگے بھاگتا جاتا تھا اچانک اوپر سے کوڑے کی آواز آتی تھی اور سوار کا یہ کلمہ سنا جاتا تھا اَقدِم حَیزُوم (یعنی آگے بڑھ اے حیزوم حیزوم حضرت جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کا نام ہے) اور نظر آتا تھا کہ کافر گر کر مر گیا اور اسکی ناک تلوار سے اُڑادی گئی اور چہرہ زخمی ہوگیا صحابہ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے یہ معائنے بیان کیے تو حضور نے فرمایا کہ یہ آسمان سوم کی مدد ہے ابوجہل نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کہاں سے ضرب آتی تھی مارنے والا تو ہمکو نظر نہیں آتا تھا آپنے فرمایا فرشتوں کی طرف سے تو کہنے لگا پھر وہی تو غالب ہوئے تم تو غالب نہیں ہوئے ف۷ تو بندے کو چاہیے کہ اسی پر بھروسا کرے اور اپنے زور و قوت اور اسباب و جماعت پر ناز نہ کرے ف۸ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غنودگی اگر جنگ میں ہو تو امن ہے اور اللہ کی طرف سے ہے اور نماز میں ہو تو شیطان کی طرف سے ہے جنگ میں غنودگی کا امن ہونا اس سے ظاہر ہے کہ جسے جان کا اندیشہ ہو اسے نیند اور اونگھ نہیں آتی وہ خطرے اور اضطراب میں رہتا ہے خوف شدید کے وقت غنودگی آنا حصول امن اور زوال خوف کی دلیل ہے بعض مفسرین نے کہا ہے کہ جب مسلمانوں کو دشمنوں کی کثرت اور مسلمانوں کی قلت سے جانوں کا خوف ہوا اور بہت زیادہ پیاس لگی تو ان پر غنودگی ڈالدی گئی جس سے اُنھیں راحت حاصل ہوئی اور تکان اور پیاس رفع ہوئی اور وہ دشمن سے جنگ کرنے پر قادر ہوئے یہ اونگھ اُنکے حق میں نعمت تھی اور یکبارگی سبکو آئی جماعت کثیر کا خوف شدید کی حالت میں اسی طرح یکبارگی اونگھ جانا خلاف عادت ہے اسی لیے بعض علماء نے فرمایا کہ یہ اونگھ معجزہ کے حکم میں ہے (خازن) ف۹ روز بدر مسلمان ریگستان میں اُترے اُنکے اور اُنکے جانوروں کے پاؤں ریت میں دھنسے جاتے تھے اور مشرکین اُنسے پہلے لب آب قبضہ کر چکے تھے صحابہ میں بعض حضرات کو وضو کی بعض کو غسل کی ضرورت تھی اور پیاس کی شدت تھی تو شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ تم گمان کرتے ہو کہ تم حق پر ہو تم میں اللہ کے نبی ہیں اور تم اللہ والے ہو اور حال یہ ہے کہ مشرکین غالب ہو کر پانی پر پہونچ گئے تم بغیر وضو اور غسل کیے نمازیں پڑھتے ہو تو تمہیں دشمن پر فتح یاب ہونیکی کسطرح اُمید ہے تو اللہ تعالیٰ نے مینھ بھیجا جس سے جنگل سیراب ہوگیا اور مسلمانوں نے اُس سے پانی پیا اور غسل کیے اور وضو کیے اور اپنی سواریوں کو پلایا اور اپنے برتنوں کو بھرا اور غبار بیٹھ گیا اور زمین اس قابل ہوگئی کہ اسپر قدم جمنے لگے اور شیطان کا وسوسہ زائل ہوا اور صحابہ کے دل خوش ہوئے اور یہ نعمت فتح و ظفر حاصل ہونیکی دلیل ہوئی ف۱۰ انکی اعانت کرکے اور اُنھیں بشارت دیکر ف۱۱ ابوداؤد مازنی جو بدر میں حاضر ہوئے تھے فرماتے ہیں کہ میں مشرک کی گردن مارنیکے لیے اُسکے درپے ہوا اسکا سر میری تلوار پہونچنے سے پہلے ہی کٹ کر گر گیا تو میں نے جان لیا کہ اسکو کسی اور نے قتل کیا سہل ابن حنیف فرماتے ہیں کہ روز بدر ہم میں سے کوئی تلوار سے اشارہ کرتا تھا تو اسکی تلوار پہونچنے سے پہلے ہی مشرک کا سر جسم سے جدا ہوکر گر جاتا تھا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشت سنگ ریزے کفار پر پھینک کر مارے تو کوئی کافر ایسا نہ بچا جسکی آنکھوں میں اس میں سے کچھ پڑا نہ ہو یہ واقعہ صبح جمعہ سترہ رمضان مبارک سنہ ۲ ہجری میں پیش آیا۔

رَسُولَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ
اُسکے رسول سے مخالفت کی اور جو اللہ اور اُس کے رسول سے مخالفت کرے تو بیشک اللہ کا عذاب
الْعِقَابِ ﴿١٣﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿١٤﴾
سخت ہے یہ تو چکھو ف۱ اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ کافروں کو آگ کا عذاب ہے ف۲
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا
اے ایمان والو جب کافروں کے لام سے تمہارا مقابلہ ہو
فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿١٥﴾ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ
تو انھیں پیٹھ نہ دو ف۳ اور جو اُس دن اُنھیں پیٹھ دے گا
اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ
مگر لڑائی کا ہنر کرنے یا اپنی جماعت میں جا ملنے کو تو وہ اللہ کے غضب میں پلٹا
مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٦﴾ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ
اور اُسکا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا بری جگہ پلٹنے کی ف۴ تو تم نے اُنھیں قتل نہ کیا
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
بلکہ اللہ نے ف۵ اُنھیں قتل کیا اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی
رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ
اور اس لیے کہ مسلمانوں کو اُس سے اچھا انعام عطا فرمائے بے شک اللہ
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٧﴾ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٨﴾
سنتا جانتا ہے یہ ف۶ تو لو اور اُسکے ساتھ یہ ہے کہ اللہ کافروں کا داؤں سُست کرنیوالا ہے
اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ
اے کافرو اگر تم فیصلہ مانگتے ہو تو یہ فیصلہ تم پر آچکا ف۷ اور اگر باز آؤ ف۸ تو تمھارا بھلا ہے اور
اِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ
اگر تم پھر شرارت کرو تو ہم پھر سزا دینگے اور تمھارا جتھا تمہیں کچھ کام نہ دے گا چاہے کتنا ہی
كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٩﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
بہت ہو اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ اللہ مسلمانوں کیساتھ ہے اے ایمان والو

ف۱ جو بدر میں پیش آیا اور کفار مقتول اور مقید ہوئے یہ تو عذاب دنیا ہے

ف۲ آخرت میں

ف۳ یعنی اگر کفار تم سے زیادہ بھی ہوں تو اُنکے مقابلہ سے نہ بھاگو۔

ف۴ یعنی مسلمانوں میں سے جو جنگ میں کفار کے مقابلہ سے بھاگا وہ غضب الٰہی میں گرفتار ہوا اُسکا ٹھکانا دوزخ ہے سوائے دو حالتوں کے ایک تو یہ کہ لڑائی کا ہنر یا کرتب کرنیکے لیے پیچھے ہٹا ہو وہ پیٹھ دینے اور بھاگنے والا نہیں ہے دوسرے جو اپنی جماعت میں ملنے کے لیے پیچھے ہٹا ہو وہ بھی بھاگنے والا نہیں ہے

ف۵ شانِ نزول جب مسلمان جنگ بدر سے واپس ہوئے تو ان میں سے ایک کہتا تھا کہ میں نے فلاں کو قتل کیا دوسرا کہتا تھا میں نے فلاں کو قتل کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اس قتل کو تم اپنے زور و قوت کی طرف نسبت نہ کرو کہ یہ درحقیقت اللہ کی امداد اور اُسکی تقویت اور تائید ہے۔

ف۶ فتح و نصرت

ف۷ شانِ نزول یہ خطاب مشرکین کو ہے جنھوں نے بدر میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی اور ان میں سے ابو جہل نے اپنی اور حضور کی نسبت یہ دعا کی کہ یارب ہم میں جو تیرے نزدیک اچھا ہو اُسکی مدد کر اور جو برا ہو اسے مبتلائے مصیبت کر اور ایک روایت میں ہے کہ مشرکین نے مکہ مکرمہ سے بدر کو چلتے وقت کعبہ معظمہ کے پردوں سے لپٹ کر یہ دعا کی تھی کہ یارب اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) حق پر ہوں تو اُنکی مدد فرما اور اگر ہم حق پر ہوں تو ہماری مدد کر اسپر یہ آیت نازل ہوئی کہ جو فیصلہ تم نے چاہا تھا وہ کر دیا گیا اور جو گروہ حق پر تھا اُسکو فتح دی گئی یہ تمہارا مانگا ہوا فیصلہ ہے اب آسمانی فیصلہ سے بھی جو اُنکا طلب کیا ہوا تھا اسلام کی حقانیت ثابت ہوئی ابو جہل بھی اس جنگ میں ذلت اور رسوائی کے ساتھ مارا گیا اور اس کا سر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر کیا گیا۔

منزل ٢

ع ٢ ٩ ١٦

ف۸ سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عداوت اور حضور کے ساتھ جنگ کرنے سے۔

أَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ ﴿٢٠﴾

اللہ اور اسکے رسول کا حکم مانو ف۱ اور سن سنا کر اس سے نہ پھرو

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿٢١﴾ إِنَّ

اور ان جیسے نہ ہونا جنہوں نے کہا ہم نے سنا اور وہ نہیں سنتے ف۲ بیشک

شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ﴿٢٢﴾

سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں جنکو عقل نہیں ف۳

وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَأَسْمَعَهُمْ ۖ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا

اور اگر اللہ ان میں کچھ بھلائی ف۴ جانتا تو انہیں سنا دیتا اور اگر ف۵ سنا دیتا جب بھی انجام کار

وَهُمْ مُعْرِضُونَ ﴿٢٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَ

منھ پھیر کر پلٹ جاتے ف۶ اے ایمان والو اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو

لِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ يَحُولُ

ف۷ جب رسول تمہیں اس چیز کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی ف۸ اور جان لو کہ اللہ کا حکم آدمی

بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٢٤﴾ وَاتَّقُوا فِتْنَةً

اور اسکے دلی ارادوں میں حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ تمہیں اسکی طرف اٹھنا ہے اور اس فتنہ سے ڈرتے رہو

لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ

جو ہرگز تم میں خاص ظالموں کو ہی نہ پہونچے گا ف۹ اور جان لو کہ

اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٢٥﴾ وَاذْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيلٌ مُسْتَضْعَفُونَ

اللہ کا عذاب سخت ہے اور یاد کرو ف۱۰ جب تم تھوڑے تھے ملک میں دبے ہوئے

فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَنْ يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَآوَاكُمْ وَ

ف۱۱ ڈرتے تھے کہ کہیں لوگ تمہیں اُچک نہ لیجائیں تو اس نے تمہیں ف۱۲

أَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٢٦﴾

جگہ دی اور اپنی مدد سے زور دیا اور ستھری چیزیں تمہیں روزی دیں ف۱۳ کہ کہیں تم احسان مانو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ

اے ایمان والو اللہ اور رسول سے دغا نہ کرو ف۱۴ اور نہ اپنی امانتوں میں

ف۱ کیونکہ رسول کی اطاعت اور اللہ کی اطاعت ایک ہی چیز ہے جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی ف۲ کیونکہ جو سن کر نفع نہ اٹھائے اور نصیحت پذیر نہ ہو اسکا سننا سننا ہی نہیں ہے یہ منافقین و مشرکین کا حال ہے مسلمانوں کو اس حال سے دور رہنے کا حکم دیا جاتا ہے ف۳ وہ حق سنتے ہیں نہ حق بولتے ہیں نہ حق کو سمجھتے ہیں کان اور زبان و عقل سے فائدہ نہیں اٹھاتے جانور سے بھی بدتر ہیں کیونکہ یہ دیدہ و دانستہ بہرے گونگے بنتے ہیں اور عقل سے دشمنی کرتے ہیں شانِ نزول یہ آیت بنی عبد الدار بن قصی کے حق میں نازل ہوئی جو کہتے تھے کہ جو کچھ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہم اس سے بہرے گونگے اندھے ہیں یہ سب لوگ جنگ احد میں مقتول ہوئے اور ان میں سے صرف دو شخص ایمان لائے مصعب بن عمیر اور سویبط بن حرملہ ف۴ یعنی صدق و رغبت ف۵ بحالت موجودہ یہ جانتے ہوئے کہ انہیں صدق رغبت نہیں ہے ف۶ اپنے عناد اور حق سے دشمنی کے باعث ف۷ کیونکہ رسول کا بلانا اللہ ہی کا بلانا ہے بخاری شریف میں سعید بن معلی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھتا تھا مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا میں نے جواب نہ دیا پھر میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میں نماز پڑھ رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو ایسا ہی دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت ابی بن کعب نماز پڑھتے تھے حضور نے انہیں پکارا انہوں نے جلدی نماز تمام کر کے سلام عرض کیا حضور نے فرمایا تمہیں جواب دینے سے کیا بات مانع ہوئی عرض کیا حضور میں نماز میں تھا حضور نے فرمایا کیا تم نے قرآن پاک میں یہ نہیں پایا کہ اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو عرض کیا بیشک آئندہ ایسا نہ ہوگا ف۸ اس چیز سے یا ایمان مراد ہے کیونکہ کافر مردہ ہوتا ہے ایمان سے اسکو زندگی حاصل ہوتی ہے قتادہ نے کہا کہ وہ چیز قرآن ہے کیونکہ اس سے دلوں کی زندگی ہے اور اسمیں نجات ہے اور عصمت دارین ہے محمد بن اسحاق نے کہا کہ وہ چیز جہاد ہے کیونکہ اسکی بدولت اللہ تعالیٰ ذلت کے بعد عزت عطا فرماتا ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ وہ شہادت ہے اسلیے کہ شہداء اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں ف۹ بلکہ اگر تم اس سے نہ ڈرے اور اسکے اسباب یعنی ممنوعات کو ترک نہ کیا اور وہ فتنہ نازل ہوا تو یہ نہ ہوگا کہ اسمیں خاص ظالم اور بدکار ہی مبتلا ہوں بلکہ وہ نیک اور بد سب کو پہنچ جائیگا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کو حکم فرمایا کہ وہ اپنے درمیان ممنوعات نہ ہونے دیں یعنی اپنے مقدور بھر برائیوں کو روکیں اور گناہ کرنے والوں کو گناہ سے منع کریں اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو عذاب ان سب کو عام ہوگا خطاکار اور غیر خطاکار سب کو پہنچے گا حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مخصوص لوگوں کے عمل پر عذاب عام نہیں کرتا جبتک کہ عام طور پر لوگ ایسا نہ کریں کہ ممنوعات کو اپنے درمیان ہوتا دیکھتے رہیں اور اسکے روکنے اور منع کرنے پر قادر ہوں باوجود اسکے نہ روکیں نہ منع کریں جب ایسا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ عذاب میں عام و خاص سب کو مبتلا کرتا ہے ابو داؤد کی حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی قوم میں سرگرم معاصی ہو اور وہ لوگ باوجود قدرت کے اسکو نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ مرنے سے پہلے انہیں عذاب میں مبتلا کرتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ جو قوم نہی عن المنکر ترک کرتی ہے اور لوگوں کو گناہوں سے نہیں روکتی وہ اپنی اس ترک فرض کی شامت میں مبتلائے عذاب ہوتی ہے ف۱۰ اے مومنین مہاجرین ابتدائے اسلام میں ہجرت کرنے سے پہلے مکہ مکرمہ میں ف۱۱ قریش تم پر غالب تھے اور تم ف۱۲ مدینہ طیبہ میں ف۱۳ یعنی اموال غنیمت جو تم سے پہلے کسی امت کیلیے حلال نہیں کیے گئے تھے ف۱۴ فرائض کا چھوڑنا اللہ تعالیٰ سے خیانت کرنا ہے اور سنت کا ترک کرنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے شانِ نزول یہ آیت ابو لبابہ ہارون بن عبد المنذر انصاری کے حق میں نازل ہوئی واقعہ یہ تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود بنی قریظہ کا دو ہفتے سے زیادہ عرصہ تک محاصرہ فرمایا وہ اس محاصرہ سے تنگ آگئے اور انکے دل خائف ہوگئے تو ان سے انکے سردار کعب بن اسد نے یہ کہا کہ اب تین شکلیں ہیں یا تو اس شخص یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرو اور انکی بیعت کرلو کیونکہ قسم بخدا وہ نبی مرسل ہیں یہ ظاہر ہو چکا اور یہ وہی رسول ہیں جنکا ذکر تمہاری کتاب میں ہے انپر ایمان لے آؤ تو جان مال اہل و اولاد سب محفوظ رہیں گے مگر اس بات کو قوم نے نہ مانا تو کعب نے دوسری شکل پیش کی اور کہا کہ تم اگر اسے نہیں مانتے تو آؤ پہلے ہم اپنے بی بی بچوں کو قتل کر دیں پھر تلواریں کھینچ کر محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے اصحاب کے مقابل آئیں کہ اگر ہم اس مقابلہ میں ہلاک بھی ہو جائیں تو ہمارے ساتھ اپنے اہل و اولاد کا غم تو نہ رہے اسپر قوم نے کہا کہ اہل و اولاد کے بعد جینا ہی کس کام کا تو کعب نے کہا کہ یہ بھی منظور نہیں ہے تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کی درخواست کرو شاید اسمیں کوئی بہتری کی صورت نکلے تو انہوں نے حضور سے صلح کی درخواست کی لیکن حضور نے منظور نہ فرمایا سوائے اس کے کہ وہ اپنے حق میں سعد بن معاذ کے فیصلہ کو منظور کریں اسپر انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس ابو لبابہ کو بھیج دیجیے کیونکہ ابو لبابہ سے انکے تعلقات تھے اور ابو لبابہ کا مال اور انکی اولاد اور انکے عیال سب بنی قریظہ کے پاس تھے حضور نے ابو لبابہ کو بھیج دیا بنی قریظہ نے ان سے رائے دریافت کی کہ کیا ہم سعد بن معاذ کا فیصلہ منظور کرلیں کہ جو کچھ وہ ہمارے حق میں فیصلہ دیں وہ ہمیں قبول ہو ابو لبابہ نے اپنی گردن پر ہاتھ پھیر کر اشارہ کیا کہ یہ تو گلے کٹوانے کی بات ہے ابو لبابہ کہتے ہیں کہ میرے قدم اپنی جگہ سے ہٹنے نہ پائے تھے کہ میرے دل میں یہ بات جم گئی کہ مجھ سے اللہ اور اسکے رسول کی خیانت واقع ہوئی یہ سوچ کر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تو نہ آئے سیدھے مسجد شریف پہنچے اور مسجد شریف کے ایک ستون سے اپنے آپکو بندھوا لیا اور اللہ کی قسم کھائی کہ نہ کچھ کھائیں گے نہ پئیں گے یہاں تک کہ مر جائیں یا اللہ تعالیٰ انکی توبہ قبول کرے وقتاً فوقتاً انکی بی بی آکر انہیں نماز و نیز انسانی حاجتوں کیلیے کھول دیا کرتی تھیں اور پھر باندھ دیے جاتے تھے حضور کو جب یہ خبر پہنچی تو فرمایا کہ ابو لبابہ میرے پاس آتے تو میں انکے لیے مغفرت کی دعا کرتا لیکن جب انہوں نے یہ کیا ہے تو میں انہیں نہ کھولونگا جبتک اللہ انکی توبہ قبول کرے وہ سات روز بندھے رہے نہ کچھ کھایا نہ پیا یہانتک کہ بے ہوش ہو کر گر گئے پھر اللہ تعالیٰ نے انکی توبہ قبول کی صحابہ نے انہیں توبہ قبول ہونے کی بشارت دی تو انہوں نے کہا میں خدا کی قسم نہ کھلونگا جبتک کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے خود نہ کھولیں حضرت نے انہیں اپنے دست مبارک سے کھول دیا ابو لبابہ نے کہا میری توبہ اسوقت پوری ہوگی جب میں اپنی قوم کی بستی چھوڑ دوں۔

منزل ۲

ف۱ کہ آخرت کے کاموں میں سد راہ ہوتا ہے ف۲ تو عاقل کو چاہیے کہ اسی کا طالب گار رہے اور مال و اولاد کے سبب سے اس سے محروم نہ ہو ف۳ اس طرح کہ گناہ ترک کرو اور طاعت بجا لاؤ ف۴ اس میں اس واقعہ کا بیان ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ذکر فرمایا کہ کفار قریش دار الندوہ (کمیٹی گھر) میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت مشورہ کرنے کیلئے جمع ہوئے اور ابلیس لعین ایک بڈھے کی صورت میں آیا اور کہنے لگا کہ میں شیخ نجد ہوں مجھے تمہارے اس اجتماع کی اطلاع ہوئی تو میں آیا مجھ سے تم کچھ نہ چھپانا میں تمہارا رفیق ہوں اور اس معاملہ میں بہتر رائے سے تمہاری مدد کروں گا انہوں نے اس کو شامل کرلیا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق رائے زنی شروع ہوئی ابو البختری نے کہا میری رائے یہ ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پکڑ کر ایک مکان میں قید کردو اور مضبوط بندشوں سے باندھ دو دروازہ بند کردو صرف ایک سوراخ چھوڑ دو جس سے کبھی کبھی کھانا پانی دیا جائے اور وہیں وہ ہلاک ہو کر رہ جائیں اس پر شیطان لعین جو شیخ نجدی بنا ہوا تھا بہت ناخوش ہوا اور کہا نہایت ناقص رائے ہے یہ خبر مشہور ہوگی اور ان کے اصحاب آئیں گے اور تم سے مقابلہ کریں گے اور ان کو تمہارے ہاتھ سے چھڑا لیں گے لوگوں نے کہا شیخ نجدی ٹھیک کہتا ہے پھر ہشام بن عمرو کھڑا ہوا اس نے کہا میری رائے یہ ہے کہ ان کو (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو) اونٹ پر سوار کرکے اپنے شہر سے نکال دو پھر وہ جو کچھ بھی کریں اس سے تمہیں کچھ ضرر نہیں ابلیس نے اس رائے کو بھی ناپسند کیا اور کہا جس شخص نے تمہارے ہوش اڑا دیے اور تمہارے دانشمندوں کو حیران بنا دیا اس کو تم دوسروں کی طرف بھیجتے ہو تم نے اس کی شیریں کلامی سیف زبانی دل کشی نہیں دیکھی ہے اگر تم نے ایسا کیا تو وہ دوسری قوم کے قلوب تسخیر کرکے ان لوگوں کے ساتھ تم پر چڑھائی کریں گے اہل مجمع نے کہا شیخ نجدی کی رائے ٹھیک ہے اس پر ابوجہل کھڑا ہوا اور اس نے یہ رائے دی کہ قریش کے ہر ہر خاندان سے ایک ایک عالی نسب جوان منتخب کیا جائے اور ان کو تیز تلواریں دی جائیں وہ سب یکبارگی حضرت پر حملہ آور ہو کر قتل کردیں تو بنی ہاشم قریش کے تمام قبائل سے نہ لڑ سکیں گے غایت یہ ہے کہ خون کا معاوضہ دینا پڑے وہ دیدیا جائیگا ابلیس لعین نے اس تجویز کو پسند کیا اور ابوجہل کی بہت تعریف کی اور اسی پر سب کا اتفاق ہوگیا حضرت جبریل علیہ السلام نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ گزارش کیا اور عرض کیا کہ حضور اپنی خوابگاہ میں شب کو نہ رہیں اللہ تعالیٰ نے اذن دیا ہے مدینہ طیبہ کا عزم فرمائیں حضور نے حضرت علی مرتضیٰ کو شب میں اپنی خوابگاہ میں رہنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ہماری چادر شریف اوڑھو تمہیں کوئی ناگوار بات پیش نہ آئے گی اور حضور دولت سرائے اقدس سے باہر تشریف لائے اور ایک مشت خاک دست مبارک میں لی اور آیت اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا الخ پڑھ کر محاصرہ کرنے والوں پر ماری سب کی آنکھوں اور سروں پر پہونچی سب اندھے ہوگئے اور حضور کو نہ دیکھ سکے اور حضور مع ابوبکر صدیق کے غار ثور میں تشریف لے گئے اور حضرت علی مرتضیٰ کو لوگوں کی امانتیں پہونچانے کیلئے مکہ مکرمہ میں چھوڑا مشرکین رات بھر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت سرائے کا پہرہ دیتے رہے صبح کو جب قتل کے ارادہ سے حملہ آور ہوئے تو دیکھا کہ حضرت علی ہیں ان سے حضور کو دریافت کیا کہ کہاں ہیں انہوں نے فرمایا ہمیں معلوم نہیں تو تلاش کیلئے نکلے جب غار پر پہونچے تو مکڑی کے جالے دیکھ کر کہنے لگے کہ اگر اس میں داخل ہوتے تو یہ جالے باقی نہ رہتے حضور اس غار میں تین روز ٹھہرے پھر مدینہ طیبہ روانہ ہوئے ف۵ شان نزول یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جس نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن پاک سنکر کہا تھا کہ ہم چاہتے تو ہم بھی ایسی ہی کتاب کہہ لیتے اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ مقولہ نقل کیا کہ اس میں ان کی کمال بے شرمی و بے حیائی ہے کہ قرآن پاک کی تحدی فرمانے اور فصحائے عرب کو قرآن کریم کے مثل ایک سورۃ بنالانے کی دعوتیں دیئے گئے اور ان سب کے عاجز و درماندہ رہ جانے کے بعد یہ کلمہ کہنا اور ایسا ادعائے باطل کرنا نہایت ذلیل حرکت ہے ف۶ کفار اور ان میں یہ کہنے والا یا نضر بن حارث تھا یا ابوجہل جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے ف۷ کیونکہ رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گئے ہو اور سنت الٰہیہ یہ ہے کہ جب تک کسی قوم میں اس کے نبی موجود ہوں ان پر عام بربادی کا عذاب نہیں بھیجتا جس سے سب کے سب ہلاک ہوجائیں اور کوئی نہ بچے ایک جماعت مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت نازل ہوئی جب آپ مکہ مکرمہ میں مقیم تھے پھر جب آپ نے ہجرت فرمائی اور کچھ مسلمان رہ گئے جو استغفار کیا کرتے تھے تو وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ نازل

ع ۹

منزل ۲

وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ

دانستہ خیانت اور جان رکھو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد سب فتنہ ہے

وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٨﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا

ف۱ اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے ف۲ اے ایمان والو اگر اللہ سے ڈروگے

اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ

ف۳ تو تمہیں وہ دیگا جس سے حق کو باطل سے جدا کرلو اور تمہاری برائیاں اتار دیگا اور تمہیں بخش دیگا

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٩﴾ وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور اللہ بڑے فضل والا ہے اور اے محبوب یاد کرو جب کافر تمہارے ساتھ مکر کرتے تھے

لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ

کہ تمہیں بند کرلیں یا شہید کردیں یا نکال دیں ف۴ اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا

وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿٣٠﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ

اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر اور جب ان پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں تو کہتے ہیں ہاں ہم نے

سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ

سنا ہم چاہتے تو ایسی ہم بھی کہہ دیتے یہ تو نہیں مگر اگلوں کے قصے ف۵

الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣١﴾ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ

اور جب بولے ف۶ کہ اے اللہ اگر یہی (قرآن) تیری طرف سے حق ہے

عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ

تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی دردناک عذاب ہم پر لا

اَلِيْمٍ ﴿٣٢﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ

اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو ف۷ اور اللہ انہیں

مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ

عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں ف۸ اور انہیں کیا ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ کرے وہ تو

يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ

مسجد حرام سے روک رہے ہیں ف۹ اور وہ اس کے اہل نہیں ف۱۰ اس کے اولیاء تو

ہوا جسمیں بتایا گیا کہ جب تک استغفار کرنیوالے ایماندار موجود ہیں اس وقت تک بھی عذاب نہ آئیگا پھر جب وہ حضرات بھی مدینہ طیبہ کو روانہ ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ کا اذن دیا اور یہ عذاب موعود آگیا جسکی نسبت اس آیت میں فرمایا وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ محمد بن اسحاق نے کہا کہ ماکان اللہ لیعذبھم بھی کفار کا مقولہ ہے جو ان سے حکایۃً نقل کیا گیا اللہ عزوجل نے ان کی جہالت کا ذکر فرمایا کہ اسقدر احمق ہیں آپ ہی تو یہ کہتے ہیں کہ یارب اگر یہ تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر پتھر نازل کر اور آپ ہی یہ کہتے ہیں کہ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جب تک آپ ہیں عذاب نازل نہ ہوگا کیونکہ کوئی امت اپنے نبی کی موجودگی میں ہلاک نہیں کیجاتی کسقدر متعارض اقوال ہیں ف۸ اس آیت سے ثابت ہوا کہ استغفار عذاب سے امن میں رہنے کا ذریعہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کیلئے دو امانیں اتاریں ایک میرا ان میں تشریف فرما ہونا ایک ان کا استغفار کرنا ف۹ اور مومنین کو طواف کعبہ کیلئے نہیں آنے دیتے جیسا کہ واقعہ حدیبیہ کے سال سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو روکا ف۱۰ اور کعبہ کے امور میں تصرف و انتظام کا کوئی اختیار نہیں رکھتے کیونکہ مشرک ہیں۔

إِلَّا الْمُتَّقُونَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۴﴾ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ

پرہیزگار ہی ہیں مگر ان میں اکثر کو علم نہیں اور کعبہ کے پاس انکی نماز

عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً ۚ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ

نہیں مگر سیٹی اور تالی ف۱ تو اب عذاب چکھو ف۲ بدلا اپنے

تَكْفُرُونَ ﴿۳۵﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا

کفر کا بے شک کافر اپنے مال خرچ کرتے ہیں کہ

عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ

اللہ کی راہ سے روکیں ف۳ تو اب انہیں خرچ کرینگے پھر وہ ان پر پچھتاوا ہوں گے ف۴ پھر

يُغْلَبُونَ ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ﴿۳۶﴾ لِيَمِيزَ اللَّهُ

مغلوب کردیے جائینگے اور کافروں کا حشر جہنم کی طرف ہوگا اس لیے کہ اللہ

الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ عَلَىٰ بَعْضٍ

گندے کو ستھرے سے جدا فرمادے ف۵ اور نجاستوں کو تلے اوپر رکھکر

فَيَرْكُمَهُ جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿۳۷﴾

سب ایک ڈھیر بنا کر جہنم میں ڈالدے وہی نقصان پانے والے ہیں ف۶

قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ وَ

تم کافروں سے فرماؤ اگر وہ باز رہے تو جو ہو گزرا وہ انہیں معاف فرمادیا جائے گا ف۷ اور

إِنْ يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ ﴿۳۸﴾ وَقَاتِلُوهُمْ

اگر پھر وہی کریں تو اگلوں کا دستور گزر چکا ہے ف۸ اور ان سے لڑو

حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ۚ فَإِنِ

یہانتک کہ کوئی فساد ف۹ باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے پھر اگر

انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۳۹﴾ وَإِنْ تَوَلَّوْا

وہ باز رہیں تو اللہ انکے کام دیکھ رہا ہے اور اگر وہ پھریں ف۱۰

فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَوْلَاكُمْ ۚ نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴿۴۰﴾

تو جان لو کہ اللہ تمہارا مولی ہے ف۱۱ تو کیا ہی اچھا مولی اور کیا ہی اچھا مددگار

ع ۴ ۹ ۱۸

ف۱ یعنی نماز کی جگہ سیٹی اور تالی بجاتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قریش ننگے ہوکر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تھے اور یہ فعل انکا یا تو اس اعتقاد باطل سے تھا کہ سیٹی اور تالی بجانا عبادت ہے اور یا اس شرارت سے کہ انکے اس شور سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں پریشانی ہو۔

ف۲ قتل و قید کا بدر میں

ف۳ یعنی لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے سے مانع ہوں شانِ نزول یہ آیت کفار میں سے اُن بارہ قریشیوں کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے لشکر کفار کا کھانا اپنے ذمہ لیا تھا اور ہر ایک اُن میں سے لشکر کو کھانا دیتا تھا ہر روز دس اونٹ۔

ف۴ کہ مال بھی گیا اور کام بھی نہ بنا

ف۵ یعنی گروہ کفار کو گروہ مومنین سے ممتاز کردے۔

منزل ۲

ف۶ کہ دنیا و آخرت کے ٹوٹے میں رہے اور اپنے مال خرچ کرکے عذاب آخرت مول لیا

ف۷ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کافر جب کفر سے باز آئے اور اسلام لائے تو اُس کا پہلا کفر اور معاصی معاف ہوجاتے ہیں

ف۸ کہ اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں کو ہلاک کرتا ہے اور اپنے انبیاء اور اولیاء کی مدد فرماتا ہے۔

ف۹ یعنی شرک

ف۱۰ ایمان لانے سے

ف۱۱ تم اس کی مدد پر بھروسا رکھو۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ

اور جان لو کہ جو کچھ غنیمت لو ف۱ تو اس کا پانچواں حصہ خاص اللہ اور

لِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ

رسول اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کا ہے ف۲

اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ

اگر تم ایمان لائے ہو اللہ پر اور اس پر جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلہ کے دن اتارا

يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۴۱ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ

جس دن دونوں فوجیں ملیں تھیں ف۳ اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے جب تم نالے کے اس

الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ؕ وَ

کنارے تھے ف۴ اور کافر پرلے کنارے اور قافلہ ف۵ تم سے ترائی میں ف۶ اور

لَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ

اگر تم آپس میں کوئی وعدہ کرتے تو ضرور وقت پر برابر نہ پہنچتے ف۷ لیکن یہ اس لیے کہ اللہ

اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى

پورا کرے جو کام ہونا ہے ف۸ کہ جو ہلاک ہو دلیل سے ہلاک ہو ف۹ اور جو جیے

مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۴۲ اِذْ يُرِيْكَهُمُ

دلیل سے جیے ف۱۰ اور بیشک اللہ ضرور سنتا جانتا ہے جب کہ اے محبوب

اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ؕ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَ

اللہ تمہیں کافروں کو تمہارے خواب میں تھوڑا دکھاتا تھا ف۱۱ اور اے مسلمانو اگر وہ تمہیں بہت کر کے دکھاتا تو ضرور تم بزدلی کرتے ف۱۲

لَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

اور معاملہ میں جھگڑا ڈالتے ف۱۳ مگر اللہ نے بچا لیا ف۱۴ بیشک وہ دلوں کی بات جانتا ہے

الصُّدُوْرِ ۴۳ وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ

اور جب لڑتے وقت ف۱۵ تمہیں کافر تھوڑے کر کے دکھائے

قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ؕ

اور تمہیں ان کی نگاہوں میں تھوڑا کیا ف۱۶ کہ اللہ پورا کرے جو کام ہونا ہے ف۱۷

ف۱ خواہ قلیل یا کثیر غنیمت وہ مال ہے جو مسلمانوں کو کفار سے جنگ میں بطریق قہر و غلبہ حاصل ہو مسئلہ مال غنیمت پانچ حصوں پر تقسیم کیا جائے اس میں سے چار حصے غانمین کے ف۲ مسئلہ غنیمت کا پانچواں حصہ پھر پانچ حصوں پر تقسیم ہوگا ان میں سے ایک حصہ جو کل مال کا پچیسواں حصہ ہوا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلیے ہے اور ایک حصہ آپ کے اہل قرابت کیلیے اور تین حصے یتیموں اور مسکینوں مسافروں کیلیے مسئلہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضور اور آپ کے اہل قرابت کے حصے بھی یتیموں مسکینوں اور مسافروں کو ملیں گے اور یہ پانچواں حصہ انہیں تین پر تقسیم ہو جائے گا یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا ف۳ اس دن سے روز بدر مراد ہے اور دونوں فوجوں سے مسلمانوں اور کافروں کی فوجیں اور یہ واقعہ سترہ یا انیس رمضان کو پیش آیا اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی اور مشرکین ہزار کے قریب تھے اللہ تعالی نے انہیں ہزیمت دی انہیں سے ستر سے زیادہ مارے گئے اور اتنے ہی گرفتار ہوئے ف۴ جو مدینہ طیبہ کی طرف ہے ف۵ قریش کا جسمیں ابو سفیان وغیرہ تھے ف۶ تین میل کے فاصلہ پر ساحل کی طرف ف۷ یعنی اگر تم اور وہ باہم جنگ کا کوئی وقت معین کرتے پھر تمہیں اپنی قلت و بے سامانی اور انکی کثرت و سامان کا حال معلوم ہوتا تو ضرور تم ہیبت و اندیشہ سے میعاد میں اختلاف کرتے ف۸ یعنی اسلام اور مسلمین کی نصرت اور دین کا اعزاز اور دشمنان دین کی ہلاکت اس لیے تمہیں اس نے بے میعاد ہی جمع کر دیا ف۹ یعنی حجت ظاہرہ قائم ہونے اور عبرت کا معائنہ کر لینے کے بعد ف۱۰ محمد بن اسحٰق نے کہا کہ ہلاک سے کفر حیات سے ایمان مراد ہے معنی یہ ہیں کہ جو کوئی کافر ہو اسکو چاہیے کہ پہلے حجت قائم کرے اور ایسے ہی جو ایمان لائے وہ یقین کیساتھ ایمان لائے اور حجت و برہان سے جان لے کہ یہ دین حق ہے اور بدر کا واقعہ آیات واضحہ میں سے ہے اسکے بعد جس نے کفر اختیار کیا وہ مکابر ہے اپنے نفس کو مغالطہ دیتا ہے ف۱۱ یہ اللہ تعالی کی نعمت تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کی تعداد تھوڑی دکھائی گئی اور آپ نے اپنا یہ خواب اصحاب سے بیان کیا اس سے انکی ہمتیں بڑھیں اور اپنے ضعف و کمزوری کا اندیشہ نہ رہا اور انہیں دشمن پر جرأت پیدا ہوئی اور قلب قوی ہوئے انبیاء کا خواب حق ہوتا ہے آپکو کفار دکھائے گئے تھے اور ایسے کفار جو دنیا سے بے ایمان جائیں اور کفر ہی پر انکا خاتمہ ہو وہ تھوڑے ہی تھے کیونکہ جو لشکر مقابل آیا تھا اسمیں کثیر لوگ وہ تھے جنہیں اپنی زندگی میں ایمان نصیب ہوا اور خواب میں قلت کی تعبیر ضعف سے ہے چنانچہ اللہ تعالی نے مسلمانوں کو غالب فرما کر کفار کا ضعف ظاہر کر دیا ف۱۲ اور ثبات و فرار میں متردد رہتے ف۱۳ تم کو بزدلی اور تردد اور باہمی اختلاف سے ف۱۴ اے مسلمانو ف۱۵ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ ہماری نگاہوں میں اتنے کم جچے کہ میں نے اپنے برابر والے ایک شخص سے کہا کیا تمہارے گمان میں کافر ستر ہونگے اس نے کہا کہ میرے خیال میں سو ہیں اور تھے ہزار ف۱۶ یہاں تک کہ ابو جہل نے کہا کہ انہیں رسیوں میں باندھ لو گویا کہ وہ مسلمانوں کی جماعت کو اتنا قلیل دیکھ رہا تھا کہ مقابلہ کرنے اور جنگ آزما ہونے کے لائق بھی خیال نہیں کرتا تھا اور مشرکین کو مسلمانوں کی تعداد تھوڑی دکھانے میں یہ حکمت تھی کہ مشرکین مقابلہ پر جم جائیں بھاگ نہ پڑیں اور یہ بات ابتداء میں تھی مقابلہ ہونے کے بعد انہیں مسلمان بہت زیادہ نظر آنے لگے ف۱۷ یعنی اسلام کا غلبہ اور مسلمانوں کی نصرت اور شرک کا ابطال اور مشرکین کی ذلت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے کا اظہار کہ جو فرمایا تھا وہ ہوا کہ جماعت قلیلہ لشکر گراں پر فتحیاب ہوئی۔

منزل ۲

ف۱ اس سے مدد چاہو اور کفار پر غالب ہونے کی دعائیں کرو مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ انسان کو ہر حال میں لازم ہے کہ وہ اپنے قلب و زبان کو ذکرِ الٰہی میں مشغول رکھے اور کسی سختی و پریشانی میں بھی اس سے غافل نہ ہو
ف۲ اس آیت سے معلوم ہوا کہ باہمی تنازع ضعف و کمزوری اور بے وقاری کا سبب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ باہمی تنازع سے محفوظ رہنے کی تدبیر خدا اور رسول کی فرمانبرداری اور دین کا اتباع ہے ف۳ ان کا معین مددگار

وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿۴۴﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا

اور اللہ کی طرف سب کاموں کی رجوع ہے اے ایمان والو جب

لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿۴۵﴾

کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کی یاد بہت کرو ف۱ کہ تم مراد کو پہنچو

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ

اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کرو گے اور تمہاری بندھی ہوئی

رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿۴۶﴾ وَلَا تَكُونُوا

ہوا جاتی رہے گی ف۲ اور صبر کرو بیشک اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے ف۳ اور ان جیسے نہ ہونا

كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَ

جو اپنے گھر سے نکلے اتراتے ف۴ اور لوگوں کے دکھانے کو اور

يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿۴۷﴾

اللہ کی راہ سے روکتے ف۵ اور ان کے سب کام اللہ کے قابو میں ہیں

وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ

اور جب کہ شیطان نے ان کی نگاہ میں ان کے کام بھلے کر دکھائے ف۶ اور بولا آج تم پر کوئی شخص

الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَكُمْ فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ

غالب آنے والا نہیں اور تم میری پناہ میں ہو تو جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے

نَكَصَ عَلَى عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكُمْ إِنِّي أَرَى مَا

الٹے پاؤں بھاگا اور بولا میں تم سے الگ ہوں ف۷ میں وہ دیکھتا ہوں جو تمہیں نظر

لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿۴۸﴾ إِذْ

نہیں آتا میں اللہ سے ڈرتا ہوں ف۸ اور اللہ کا عذاب سخت ہے جب

يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ غَرَّ هَؤُلَاءِ

کہتے تھے منافق ف۹ اور وہ جن کے دلوں میں آزار ہے ف۱۰ کہ یہ مسلمان اپنے دین پر

دِينُهُمْ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿۴۹﴾

مغرور ہیں ف۱۱ اور جو اللہ پر بھروسا کرے ف۱۲ تو بیشک اللہ ف۱۳ غالب حکمت والا ہے

ف۴ شانِ نزول یہ آیت کفارِ قریش کے حق میں نازل ہوئی جو بدر میں بہت اتراتے اور تکبر کرتے آئے تھے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی یارب یہ قریش آگئے تکبر و غرور میں سرشار اور جنگ کیلئے تیار تیرے رسول کو جھٹلاتے ہیں یارب اب وہ مدد عنایت ہو جس کا تو نے وعدہ کیا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب ابو سفیان نے دیکھا کہ قافلہ کو کوئی خطرہ نہیں رہا تو انھوں نے قریش کے پاس پیام بھیجا کہ تم قافلہ کی مدد کیلئے آئے تھے اب اُسکے لیے کوئی خطرہ نہیں ہے لہذا واپس جاؤ اس پر ابوجہل نے کہا کہ خدا کی قسم ہم واپس نہ ہونگے یہانتک کہ ہم بدر میں اُتریں تین روز قیام کریں اونٹ ذبح کریں بہت کھانے پکائیں شرابیں پئیں کنیزوں کا گانا بجانا سنیں عرب میں ہماری شہرت ہو اور ہماری ہیبت ہمیشہ باقی رہے لیکن خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا جب وہ بدر میں پہونچے تو جام شراب کی جگہ انھیں ساغر موت پینا پڑا اور کنیزوں کی ساز و نوا کی جگہ رونے والیاں انھیں رو ئیں اللہ تعالیٰ مومنین کو حکم فرماتا ہے کہ اس واقعہ کو عبرت حاصل کریں اور سمجھ لیں کہ فخر و ریا اور غرور و تکبر کا انجام خراب ہے بندے کو اخلاص اور اطاعتِ خدا و رسول چاہیے ف۵ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت اور مسلمانوں کی مخالفت میں جو کچھ انھوں نے کیا تھا اس پر اُنکی تعریفیں کیں اور اُنھیں خبیث اعمال پر قائم رہنے کی رغبت دلائی اور جب قریش نے بدر میں جانے پر اتفاق کر لیا تو انھیں یاد آیا کہ اُنکے اور قبیلہ بنی بکر کے درمیان عداوت ہے ممکن تھا کہ وہ یہ خیال کر کے واپسی کا قصد کرتے یہ شیطان کو منظور نہ تھا اس لیے اُس نے یہ فریب کیا کہ وہ سُراقہ بن مالک بن جعشم بنی کنانہ کے سردار کی صورت میں نمودار ہوا اور ایک لشکر اور ایک جھنڈا ساتھ لیکر مشرکین سے آملا اور اُن سے کہنے لگا کہ میں تمہارا ذمہ دار ہوں آج تم پر کوئی غالب آنے والا نہیں جب مسلمانوں اور کافروں کے دونوں لشکر صف آرا ہوئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشت خاک مشرکین کے منھ پر ماری اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے اور حضرت جبریل ابلیس لعین کی طرف بڑھے جو سراقہ کی شکل میں حارث بن ہشام کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا وہ ہاتھ چھٹا کر مع اپنے گروہ کے بھاگا حارث پکارتا رہ گیا سراقہ سراقہ تم تو ہمارے ضامن ہوئے تھے کہاں جاتے ہو کہنے لگا مجھے وہ نظر آتا ہے جو تمہیں نظر نہیں آتا اس آیت میں اس واقعہ کا بیان ہے ف۷ اور امن کی جو ذمہ داری لی تھی اُس سے سبکدوش ہوتا ہوں اس پر حارث بن ہشام نے کہا کہ ہم تیرے بھروسہ پر آئے تھے تو اس حالت میں ہمیں رسوا کریگا کہنے لگا ف۸ یعنی لشکر ملائکہ ف۹ کہیں وہ مجھے ہلاک نہ کر دے جب کفار کو ہزیمت ہوئی اور وہ شکست کھا کر مکہ مکرمہ پہونچے تو اُنھوں نے یہ مشہور کیا کہ ہماری شکست و ہزیمت کا باعث سراقہ ہوا سراقہ کو یہ خبر پہونچی تو اسے حیرت ہوئی اور اس نے کہا یہ لوگ کیا کہتے ہیں نہ مجھے اُنکے آنے کی خبر نہ جانے کی ہزیمت ہو گئی جب میں نے سنا ہے تو قریش نے کہا کہ تو فلاں فلاں روز ہمارے پاس آیا تھا اس نے قسم کھائی کہ یہ غلط ہے تب اُنھیں معلوم ہوا کہ وہ شیطان تھا ف۱۰ مدینہ کے ف۱۱ یہ مکہ مکرمہ کے کچھ لوگ تھے جنھوں نے کلمہ اسلام تو پڑھ لیا تھا مگر ابھی تک اُنکے دلوں میں شک و تردد باقی تھا جب کفار قریش سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کیلئے نکلے یہ بھی اُنکے ساتھ بدر میں پہونچے وہاں جا کر مسلمانوں کو قلیل دیکھا تو شک اور بڑھا اور مرتد ہو گئے اور کہنے لگے ف۱۲ کہ باوجود اپنی ایسی قلیل تعداد کے ایسے لشکر گراں کے مقابل ہو گئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ف۱۳ اور اپنا کام اس کے سپرد کر دے اور اس کے فضل و احسان پر مطمئن ہو ف۱۴ اس کا حافظ و ناصر ہے۔

ع ۵
ع ۶
منزل ۲

ع اتراتے تکبر کرتے

وَلَوْ تَرٰىٓ اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ

اور کبھی تو دیکھے جب فرشتے کافروں کی جان نکالتے ہیں مار رہے ہیں اُنکے منھ پر

وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۵۰﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ

اور اُنکی پیٹھ پر ف۱ اور چکھو آگ کا عذاب یہ ف۲ بدلا ہے اُسکا جو تمہارے

اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۵۱﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ

ہاتھوں نے آگے بھیجا ف۳ اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا ف۴ جیسے فرعون والوں

وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ

اور اُن سے اگلوں کا دستور ف۵ وہ اللہ کی آیتوں سے منکر ہوئے تو اللہ نے اُنھیں اُنکے گناہوں پر پکڑا

اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا

بیشک اللہ قوت والا سخت عذاب والا ہے یہ اس لیے کہ اللہ کسی قوم سے جو نعمت اُنھیں دی تھی بدلتا

نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰي قَوْمٍ حَتّٰي يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ

نہیں جبتک وہ خود نہ بدل جائیں ف۶ اور بیشک اللہ سنتا

عَلِيْمٌ ﴿۵۳﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ

جانتا ہے جیسے فرعون والوں اور اُن سے اگلوں کا دستور اُنھوں نے اپنے رب کی آیتیں

رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا

جھٹلائیں تو ہم نے اُنکو اُنکے گناہوں کے سبب ہلاک کیا اور ہم نے فرعون والوں کو ڈبو دیا ف۷ اور وہ سب

ظٰلِمِيْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَاۗبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ

ظالم تھے بیشک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جنھوں نے کفر کیا اور

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ

ایمان نہیں لاتے وہ جن سے تم نے معاہدہ کیا تھا پھر ہر بار اپنا عہد توڑ دیتے ہیں ف۸

فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ

اور ڈرتے نہیں ف۹ تو اگر تم اُنھیں کہیں لڑائی میں پاؤ تو اُنھیں ایسا

بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ

قتل کرو جس سے اُنکے پسماندوں کو بھگاؤ ف۱۰ اس امید پر کہ شاید اُنھیں عبرت ہو ف۱۱ اور اگر تم کسی قوم کی

ف۱ لوہے کے گرز جو آگ میں لال کیے ہوئے ہیں اور ان سے جو زخم لگتا ہے اس میں آگ پڑتی ہے اور سوزش ہوتی ہے اُن سے مار کر فرشتے کافروں سے کہتے ہیں ف۲ مصیبتیں اور عذاب ف۳ یعنی جو تم نے کسب کیا کفر اور عصیاں ف۴ کسی پر بے جرم عذاب نہیں کرتا اور کافر پر عذاب کرنا عدل ہے

ف۵ یعنی اُن کافروں کی عادت کفر و سرکشی میں فرعونی اور اُنسے پہلوں کی مثل ہے تو جس طرح وہ ہلاک کیے گئے یہ بھی روز بدر قتل و قید میں مبتلا کیے گئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جسطرح فرعونیوں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کو یہ یقین جان کر اُنکی تکذیب کی یہی حال ان لوگوں کا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو جان پہچان کر تکذیب کرتے ہیں

ف۶ اور زیادہ بدتر حال میں مبتلا نہ ہوں جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے کفار مکہ کو روزی دے کر بھوک کی تکلیف رفع کی امن دیکر خوف سے نجات دی اور انکی طرف اپنے حبیب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنا کر مبعوث کیا اُنھوں نے ان نعمتوں پر شکر تو نہ کیا بجائے اس کے یہ سرکشی کی کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کی انکی خونریزی کے درپے ہوئے اور لوگوں کو راہ حق سے روکا سدی نے کہا کہ اللہ کی نعمت حضرت سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

منزل ۲

ف۷ ایسے ہی یہ کفار قریش ہیں جنھیں بدر میں ہلاک کیا گیا ف۸ شانِ نزول اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ اور اسکے بعد کی آیتیں بنی قریظہ کے یہودیوں کے حق میں نازل ہوئیں جنکا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد تھا کہ وہ آپ سے نہ لڑیں گے نہ آپ کے دشمنوں کی مدد کرینگے اُنھوں نے عہد توڑا اور مشرکین مکہ نے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی تو اُنھوں نے ہتھیاروں سے اُن کی مدد کی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے معذرت کی کہ ہم بھول گئے تھے اور ہم سے قصور ہوا پھر دوبارہ عہد کیا اور اس کو بھی توڑا اللہ تعالیٰ نے اُنھیں سب جانوروں سے بدتر بتایا کیونکہ کفار سب جانوروں سے بدتر ہیں اور باوجود کفر کے عہد شکن بھی ہوں تو اور بھی خراب۔

ف۹ خدا سے نہ عہد شکنی کے خراب نتیجے سے اور نہ اس سے شرماتے ہیں باوجودیکہ عہد شکنی ہر عاقل کے نزدیک شرمناک جرم ہے اور عہد شکنی کرنیوالا سب کے نزدیک بے اعتبار ہو جاتا ہے جب انکی بے غیرتی اس درجہ پہونچ گئی تو یقیناً وہ جانوروں سے بدتر ہیں۔

ف۱۰ اور اُن کی ہمتیں توڑ دو اور انکی جماعتیں منتشر کر دو۔

ف۱۱ اور وہ پند پذیر ہوں۔

خِيَانَةً فَانۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ ع

دغا کا اندیشہ کرو ف۱ تو اُنکا عہد اُنکی طرف پھینک دو برابری پر ف۲ بیشک دغا والے اللہ کو پسند نہیں

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ

اور ہرگز کافر اس گھمنڈ میں نہ رہیں کہ وہ ف۳ ہاتھ سے نکل گئے بیشک وہ عاجز نہیں کرتے ف۴ اور

اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ

ان کے لیے تیار رکھو جو قوت تمہیں بن پڑے ف۵ اور جتنے گھوڑے باندھ سکو

تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ

کہ اُنسے اُنکے دلوں میں دھاک بٹھاؤ جو اللہ کے دشمن اور تمہارے دشمن ہیں ف۶ اور ان کے سوا کچھ اوروں کے دلوں میں

لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

جنھیں تم نہیں جانتے ف۷ اللہ انھیں جانتا ہے اور اللہ کی راہ میں جو کچھ خرچ کرو گے تمہیں پورا دیا جائیگا ف۸

يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا

اور کسی طرح گھاٹے میں نہ رہو گے اور اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی جھکو ف۹

وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۱﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا

اور اللہ پر بھروسا رکھو بیشک وہی ہے سنتا جانتا اور اگر وہ تمہیں

اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ

فریب دیا چاہیں ف۱۰ تو بیشک اللہ تمہیں کافی ہے وہی ہے جس نے تمہیں زور دیا اپنی مدد کا

وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ

اور مسلمانوں کا اور اُنکے دلوں میں میل کر دیا ف۱۱ اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب خرچ

جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ

کر دیتے اُن کے دل نہ ملا سکتے ف۱۲ لیکن اللہ نے اُنکے دل ملا دیے بیشک وہی ہے غالب

حَكِيْمٌ ﴿۶۳﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۴﴾ ع

حکمت والا اے غیب کی خبریں بتانیوالے (نبی) اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے ف۱۳

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ

اے غیب کی خبریں بتانے والے مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں کے

ف۱ اور ایسے آثار و قرائن پائے جائیں جن سے ثابت ہو کہ وہ غدر کرینگے اور عہد پر قائم نہ رہیں گے ف۲

ف۲ یعنی اُنھیں اُس عہد کی مخالفت کرنے سے پہلے آگاہ کر دو کہ تمہاری بدعہدی کے قرائن پائے گئے لہذا وہ عہد قابل اعتبار نہ رہا اُس کی پابندی نہ کیجائے گی

ع ۱۰ ۳

ف۳ جنگ بدر سے بھاگ کر قتل و قید سے بچ گئے اور مسلمانوں کے

ف۴ اپنے گرفتار کرنے والے کو اُس کے بعد مسلمانوں کو خطاب ہوتا ہے۔

ف۵ خواہ وہ ہتھیار ہوں یا قلعے یا تیر اندازی مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں قوت کے معنی رمی یعنی تیر اندازی بتائے

ف۶ یعنی کفار اہل مکہ ہوں یا دوسرے

ف۷ ابن زید کا قول ہے کہ یہاں اوروں سے منافقین مراد ہیں حسن کا قول ہے کہ کافر جن

ف۸ اُس کی جزا وافر ملے گی

ف۹ اُن سے صلح قبول کر لو

ف۱۰ اور صلح کا اظہار مکر کے لیے کریں

منزل ۲

ف۱۱ جیسا کہ قبیلہ اوس و خزرج میں محبت والفت پیدا کر دی باوجودیکہ اُن میں سو برس سے زیادہ کی عداوتیں تھیں اور بڑی بڑی لڑائیاں ہوتی رہتی تھیں یہ محض اللہ کا کرم ہے

ف۱۲ یعنی اُنکی باہمی عداوت اس حد تک پہونچ گئی تھی کہ انھیں ملادینے کیلیے تمام سامان بے کار ہو چکے تھے اور کوئی صورت باقی نہ رہی تھی ذرا ذرا سی بات میں بگڑ جاتے اور صدیوں تک جنگ باقی رہتی کسی طرح دو دل نہ مل سکتے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور عرب لوگ آپ پر ایمان لائے اور اُنھوں نے آپکا اتباع کیا تو یہ حالت بدل گئی اور دلوں سے دیرینہ عداوتیں اور کینے دور ہوئے اور ایمانی محبتیں پیدا ہوئیں یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روشن معجزہ ہے ف۱۳ شان نزول سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کے بارے میں نازل ہوئی ایمان سے صرف تنتیس مرد اور چھ عورتیں مشرف ہو چکے تھے تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے اس قول کی بنا پر آیت مکی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مدنی سورت میں لکھی گئی ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت غزوۂ بدر میں قبل قتال نازل ہوئی اس تقدیر پر آیت مدنی ہے اور مومنین سے یہاں ایک قول میں انصار ایک میں تمام مہاجرین و انصار مراد ہیں۔

ع ۶ ۴

ف۱ یہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے وعدہ اور بشارت ہے کہ مسلمانوں کی جماعت صابر رہے تو بمدد الٰہی دس گنے کافروں پر غالب رہے گی کیونکہ کفار جاہل ہیں اور انکی غرض جنگ سے نہ حصول ثواب ہے نہ خوف عذاب جانوروں کی طرح لڑتے بھڑتے ہیں تو وہ للٰہیت کے ساتھ لڑنے والے کے مقابل کیا ٹھہر سکیں گے بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو مسلمانوں پر فرض کر دیا گیا کہ مسلمانوں کا ایک دس کے مقابلہ سے نہ بھاگے پھر آیت الان خفف اللہ نازل ہوئی تو یہ لازم کیا گیا کہ ایک سو دو سو کے مقابل قائم رہیں یعنی دس گنے سے مقابلہ کی فرضیت منسوخ ہوئی اور دو گنے کے مقابلہ سے بھاگنا ممنوع رکھا گیا ف۲ اور قتل کفار میں مبالغہ کر کے کفر کی ذلت اور اسلام کی شوکت کا اظہار نہ کرے **شانِ نزول** مسلم شریف وغیرہ کی احادیث میں ہے کہ جنگ بدر میں ستر کافر قید کر کے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لائے گئے حضور نے انکے متعلق صحابہ سے مشورہ طلب فرمایا حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کیا کہ یہ آپکی قوم و قبیلے کے لوگ ہیں میری رائے میں انہیں فدیہ لیکر چھوڑ دیا جائے اس سے مسلمانوں کو قوت بھی پہنچے گی اور کیا عجب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اسلام نصیب کرے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے آپکی تکذیب کی آپکو مکہ مکرمہ میں نہ رہنے دیا یہ کفر کے سردار اور سرپرست ہیں انکی گردنیں اڑائیے اللہ تعالیٰ نے آپکو فدیہ سے غنی کیا ہے علی مرتضیٰ کو عقیل پر اور حضرت حمزہ کو عباس پر اور مجھے میرے قرابتی پر مقرر کیجیے کہ انکی گردنیں ماردیں آخر کار فدیہ ہی لینے کی رائے قرار پائی اور جب فدیہ لیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی ف۳ یہ خطاب مومنین کو ہے اور مال سے فدیہ مراد ہے ف۴ یعنی تمہارے لیے آخرت کا ثواب جو قتل کفار و اعزاز اسلام پر مرتب ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ حکم بدر میں تھا جبکہ مسلمان تھوڑے تھے پھر جب مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہوئی اور وہ بفضل الٰہی قوی ہوئے تو قیدیوں کے حق میں نازل ہوا فاما منا بعد و اما فداء اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کو اختیار دیا کہ چاہے کافروں کو قتل کریں چاہے انہیں غلام بنائیں چاہے فدیہ لیں چاہے آزاد کریں بدر کے قیدیوں کا فدیہ چالیس اوقیہ سونا فی کس تھا جس کے سولہ سو درہم ہوتے ف۵ یہ کہ اجتہاد پر عمل کرنیوالے سے مواخذہ نہ فرمائے گا اور یہاں صحابہ نے اجتہاد ہی کیا تھا اور انکی فکر میں یہی بات آئی تھی کہ کافروں کو زندہ چھوڑ دینے میں انکے اسلام لانیکی امید ہے اور فدیہ لینے میں دین کو تقویت ہوتی ہے اور اس پر نظر نہیں کی گئی کہ قتل میں عزت اسلام اور تہدید کفار ہے مسئلہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس دینی معاملہ میں صحابہ کی رائے دریافت فرمانا مشروعیت اجتہاد کی دلیل ہے یا کتاب من اللہ سبق کردہ مراد ہے جو اس نے لوح محفوظ میں لکھا کہ اہل بدر پر عذاب نہ کیا جائیگا ف۶ جب اوپر کی آیت نازل ہوئی تو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فدیے لیے تھے انسے ہاتھ روک لیے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بیان فرمایا گیا کہ تمہاری غنیمتیں حلال کی گئیں انہیں کھاؤ صحیحین کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے غنیمتیں حلال کیں ہم سے پہلے کسی کیلیے حلال نہ کی گئی تھیں ف۷ شانِ نزول یہ آیت حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں یہ کفار قریش کے ان دس سرداروں میں تھے جنہوں نے جنگ بدر میں لشکر کفار کے کھانے کی ذمہ داری لی تھی اور یہ اس خرچ کیلیے بیس اوقیہ سونا ساتھ لیکر چلے تھے (ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے) لیکن انکے ذمے جس دن کھلانا تجویز ہوا تھا خاص اسی روز جنگ کا واقعہ پیش آیا اور قتال میں کھانے کھلانے کی فرصت و مہلت نہ ملی تو یہ بیس اوقیہ سونا انکے پاس بچ رہا جب وہ گرفتار ہوئے اور یہ سونا انسے لے لیا گیا تو انہوں نے درخواست کی کہ یہ سونا انکے فدیہ میں محسوب کر لیا جائے مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرمایا ارشاد کیا جو چیز ہماری مخالفت میں صرف کرنیکے لیے لائے تھے وہ نہ چھوڑی جائے گی اور حضرت عباس پر انکے دونوں بھتیجوں عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث کے فدیے کا بار بھی ڈالا گیا تو حضرت عباس نے عرض کیا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم مجھے اس حال میں چھوڑو گے کہ میں باقی عمر قریش سے مانگ مانگ کر بسر کیا کروں تو حضور نے فرمایا کہ پھر وہ سونا کہاں ہے جسکو تمہارے مکہ مکرمہ سے چلتے وقت تمہاری بی بی ام الفضل نے دفن کیا ہے اور تم انسے کہکر آئے ہو کہ خبر نہیں ہے مجھے کیا حادثہ پیش آئے اگر میں جنگ میں کام آ جاؤں تو یہ تیرا ہے اور عبد اللہ اور عبید اللہ کا اور فضل اور قثم کا (سب انکے بیٹے تھے) حضرت عباس نے عرض کیا کہ آپکو کیسے معلوم ہوا حضور نے فرمایا مجھے میرے رب نے خبردار کیا ہے اسپر حضرت عباس نے عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں بیشک آپ سچے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک آپ اسکے بندے اور رسول ہیں میرے اس راز پر اللہ کے سوا کوئی مطلع نہ تھا اور حضرت عباس نے اپنے بھتیجوں عقیل و نوفل کو حکم دیا وہ بھی اسلام لائے ف۸ خلوص ایمان اور صحت نیت کر ف۹ یعنی فدیہ ف۱۰ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بحرین کا مال آیا جس کی مقدار اسی ہزار تھی تو حضور نے نماز ظہر کے لیے وضو کیا اور نماز سے پہلے پہلے کل کا کل تقسیم کر دیا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس میں سے لو تو جتنا ان سے اٹھ سکا اتنا انہوں نے لے لیا وہ فرماتے تھے کہ یہ اس سے بہتر ہے کہ جو اللہ نے مجھ سے لیا اور میں اسکی مغفرت کی امید رکھتا ہوں اور انکے تمول کا یہ حال ہوا کہ انکے بیس غلام تھے سب کے سب تاجر اور ان میں سب سے کم سرمایہ جس کا تھا اس کا بیس ہزار کا تھا ف۱۱ وہ قیدی ف۱۲ تمہاری بیعت سے پھر کر اور کفر اختیار کر کے۔

عِشْرُونَ صٰبِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِن يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ

بیس صبر والے ہوں گے دو سو پر غالب ہوں گے اور اگر تم میں کے سو ہوں تو

يَغْلِبُوا أَلْفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ﴿٦٥﴾ الْـٰٔنَ

کافروں کے ہزار پر غالب آئیں گے اس لیے کہ وہ سمجھ نہیں رکھتے ف۱ اب

خَفَّفَ اللَّهُ عَنكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا ۚ فَإِن يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ

اللہ نے تم پر سے تخفیف فرمائی اور اسے معلوم ہے کہ تم کمزور ہو تو اگر تم میں سو صبر والے ہوں

صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِن يَكُن مِّنكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوا أَلْفَيْنِ

دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں کے ہزار ہوں تو دو ہزار پر غالب ہوں گے

بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ الصّٰبِرِينَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَكُونَ لَهُ

اللہ کے حکم سے اور اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے کسی نبی کو لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے

أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ ۚ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللَّهُ

جب تک زمین میں ان کا خون خوب نہ بہائے ف۲ تم لوگ دنیا کا مال چاہتے ہو ف۳ اور اللہ

يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٧﴾ لَّوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ

آخرت چاہتا ہے ف۴ اور اللہ غالب حکمت والا ہے اگر اللہ پہلے ایک بات لکھ نہ چکا ہوتا ف۵

لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٦٨﴾ فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ

تو اے مسلمانو تم نے جو کافروں سے بدلے کا مال لے لیا اس میں تم پر بڑا عذاب آتا تو کھاؤ جو غنیمت تمہیں ملی

حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٦٩﴾ يَا أَيُّهَا

حلال پاکیزہ ف۶ اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے غیب کی

النَّبِيُّ قُل لِّمَن فِي أَيْدِيكُم مِّنَ الْأَسْرَىٰ إِن يَعْلَمِ

خبریں بتانے والے جو قیدی تمہارے ہاتھ میں ہیں ان سے فرماؤ ف۷ اگر اللہ نے

اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّا أُخِذَ مِنكُمْ وَ

تمہارے دل میں بھلائی جانی ف۸ تو جو تم سے لیا گیا ف۹ اس سے بہتر تمہیں عطا فرمائے گا اور

يَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٧٠﴾ وَإِن يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ

تمہیں بخش دیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۱۰ اور اے محبوب اگر وہ ف۱۱ تم سے دغا چاہیں گے ف۱۲

منزل ۲

ع ۹ ۵ ۵

فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ

تو اس سے پہلے اللہ ہی کی خیانت کر چکے ہیں جس پر اُس نے اتنے تمہارے قابو میں دیدیے ف۱ اور اللہ جاننے والا

حَكِیْمٌ ﴿۷۱﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ

حکمت والا ہے بیشک جو ایمان لائے اور اللہ کے لیے ف۲ گھر بار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں اپنے

وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا اُولٰٓىٕكَ بَعْضُهُمْ

مالوں اور جانوں سے لڑے ف۳ اور وہ جنھوں نے جگہ دی اور مدد کی ف۴ وہ ایک دوسرے کے

اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ

وارث ہیں ف۵ اور وہ جو ایمان لائے ف۶ اور ہجرت نہ کی تمہیں انکا ترکہ

مِّنْ وَّلَایَتِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ حَتّٰی یُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ

کچھ نہیں پہنچتا جبتک ہجرت نہ کریں اور اگر وہ دین میں تم سے

فِی الدِّیْنِ فَعَلَیْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰی قَوْمٍۭ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهُمْ مِّیْثَاقٌ

مدد چاہیں تو تم پر مدد دینا واجب ہے مگر ایسی قوم پر کہ تم میں اُن میں معاہدہ ہے

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۷۲﴾ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ

اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور کافر آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہیں ف۷

بَعْضٍ ؕ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِیْرٌ ﴿۷۳﴾

ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد ہوگا ف۸

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ

اور وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں لڑے اور

الَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ

جنھوں نے جگہ دی اور مدد کی وہی سچے ایمان والے ہیں اُنکے لیے

مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ ﴿۷۴﴾ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا

بخشش ہے اور عزت کی روزی ف۹ اور جو بعد کو ایمان لائے اور ہجرت کی

وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓىٕكَ مِنْكُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ

اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۷۵﴾ ع ۱۰ الربع

دوسرے سے زیادہ نزدیک ہیں اللہ کی کتاب میں ف۱۰ بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے

ف۱ جیسا کہ وہ بدر میں دیکھ چکے ہیں کہ قتل ہوئے گرفتار ہوئے آئندہ بھی اگر اُن کے اطوار وہی رہے تو اُنھیں اسی کا اُمیدوار رہنا چاہیے ف۲ اور اسی کے رسول کی محبت میں اُنھوں نے اپنے ف۳ یہ مہاجرین اولین ہیں ف۴ مسلمانوں کی اور اُنھیں اپنے مکانوں میں ٹھہرایا یہ انصار ہیں ان مہاجرین اور انصار دونوں کے لیے ارشاد ہوتا ہے

ف۵ مہاجر انصار کے اور انصار مہاجر کے یہ وراثت آیت وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ سے منسوخ ہوگئی

ف۶ اور مکہ مکرمہ ہی میں مقیم رہے

ف۷ اُن کے اور مومنین کے درمیان وراثت نہیں اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلمانوں کو کفار کی موالات و موارثت سے منع کیا گیا اور ان سے جدا رہنے کا حکم دیا گیا اور مسلمانوں پر باہم میل جول رکھنا لازم کیا گیا۔

ف۸ یعنی اگر مسلمانوں میں باہم تعاون و تناصر نہ ہو اور وہ ایک دوسرے کے مددگار ہو کر ایک قوت نہ بن جائیں تو کفار قوی ہوں گے اور مسلمان ضعیف اور یہ بڑا فتنہ و فساد ہے

منزل ۲

ف۹ پہلی آیت میں مہاجرین و انصار کے باہمی تعلقات اور ان میں سے ہر ایک کے دوسرے کے معین و ناصر ہونے کا بیان تھا اس آیت میں ان دونوں کے ایمان کی تصدیق اور ان کے مورد رحمت الٰہی ہونے کا ذکر ہے۔

ف۱۰ (اور) تمہارے ہی حکم میں ہیں اے مہاجرین و انصار مہاجرین کے کئی طبقے ہیں ایک وہ ہیں جنھوں نے پہلی مرتبہ مدینہ طیبہ کو ہجرت کی اُنھیں مہاجرین اولین کہتے ہیں کچھ وہ حضرات ہیں جنھوں نے پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر مدینہ طیبہ کی طرف اُنھیں اصحاب الہجرتین کہتے ہیں بعض حضرات وہ ہیں جنھوں نے صلح حدیبیہ کے بعد فتح مکہ سے قبل ہجرت کی یہ اصحاب ہجرت ثانیہ کہلاتے ہیں پہلی آیت میں مہاجرین اولین کا ذکر ہے اور اس آیت میں اصحاب ہجرت ثانیہ کا